السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء ئے دین وشرع متین اس مسئلہ کی بابت کہ میت سے قبر میں جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ «ماکنت تقول فی ہذاالرجل؟» ''تواس مرد کے متعلق کیا کہتا تھا؟'' توکیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت وہاں دیکھائی جاتی ہے۔ یا آپ خود تشریف لاتے ہیں؟ اس حدیث میں بعض لوگ نحوی نقطہ کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ ھذا اسم اشارہ قریب کے لئے ہے۔ جس سے معلوم ہواکہ آپ وہاں موجود ہوتے ہیں۔ اور فرشتے آپ کی طرف اشارہ کرکے کہتے ہیں۔ «ماکنت تقول فی ہذاالرجل؟» جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد

ماکنت تقول فی ہذا الرجل؟))(1) میں لام عہد ذہنی ہے۔ ھذا اور مامشارالیہ حاضر فی الذھن ہے جس طرح کہ ''تنویر الحوالک للسیوطی'' میں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا پسند کردہ مسلک بھی یہی ہے کلام عرب میں یہ استعمال شائع وزرائع عام ہے چنانچہ ''قصہ ہرقل'' میں ہے:

انی سائل ہذا عن ہذاالرجل

پھر مسئول (میت) کا جواب بصیغہ غائب بھی اس امر کا مؤید مثلا:

(ہو عبداللہ ورسولہ'' (٢) ...... ''اشھدانہ عبداللہ ورسولہ'' (٣)''

وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ مزید آنکہ مقام ہذا مقام امتحان ہے اس بنا پر اسم گرامی کی تصریح ترک کردی گئی ہے اسکا بھی تقاضا ہے کہ آپ کی شخصیت سامنے نہ ہو۔

رفع حجاب یا حضور با لجسم کے نظریہ پر واضح صریح کتاب وسنت میں کوئی دلیل موجود نہیں بلکہ اس نظریہ کا کمزور پہلو یہ ہے کہ واقف سے واقفیت تو آسان تر کام ہے۔ لیکن سابقہ وجودی عدم معرفت کی صورت میں حفظ اوصاف کے باوجود معاملہ مشتبہ ہونے کا امکان ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مفہوم یہ ہوا۔ ابو جہل کے لئے وجودی معرفت آسان ہے کیونکہ اسنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوا ہے جب کے بعد والے مومن کے لئے مشکل ہے کیونکہ اس کو آپ کی رویت حاصل نہیں حالانکہ اصل معاملہ اس کا بر عکس ہے۔ مومن کی معرفت ایمان پر موقوف ہے۔ جس کا اصلاً تعلق باطن سے جبکہ کافر وجودی معرفت کے باوجود پہچان سے قاصر ہے۔ کیونکہ قلب سیاہ ہے اس سے معلوم ہواکہ: ''فی ھذا الرجل میں حاضر فی الخارج نہیں بلکہ حاضر فی الذھن مراد ہے علاوہ ازیں یہ بھی امکان ہے کہ ''ھذا بمعنیٰ ذلک'' ہو جیسے قرآن میں ہے:

ذٰلِكَ الكِتٰبُ لا رَيبَ ۛ فيهِ ... ٢ ... سورة البقرة

آیت میں ذلک بمعنیٰ ہذا ہے۔ ممکن ہے ''ھذا الرجل'' میں بمعنی ذلک ہو ابن کثیر میں ہے:

کلا منہما مکان الاخر وہذا معروف فی کلامہم

''یعنی'' عرب لوگ اسم اشارہ قریب اور بعید کو ایک دوسرے کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کا ان کے کلام میں معروف ہے۔

---

1 (٨٣)ـ) صحيح البخاري كتاب الجنائز باب الميت يسمع خفق النعال (١٣٣٨

2 (٨٤)ـ) صحيح الترمذي (1083) حسنہ اللبانی الصحیحة (١٣٩١

3 (٨٥)ـ) صحيح البخاري كتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر (١٣٧٣

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص251

محدث فتویٰ